تھل میں قادیانی قلعے میں دراڑ- سابق قادیانی صدر کا قبول اسلام

عرفان محمود برق

''تھل پیلوونیس''، ضلع خوشاب کا ایک اہم علاقہ ہے، مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی یہاں مرزائیت کے عفریت نے اپنے پنجے گاڑ دیے۔ خاندان کے خاندان بغیر کچھ دیکھے اور سمجھے محض چند ٹکوں، کنوؤں، بھینسوں، بکریوں اور نوکریوں کے لالچ میں قادیانی سحر کا شکار ہو کر اپنے ایمانوں کا سودا کرتے رہے۔ جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا تو اُس وقت تھل پیلوونیس کے حالات ایسے تھے کہ اگر خاوند قادیانی ہے تو بیوی مسلمان، اگر بیوی قادیانی ہے تو خاوند مسلمان، اگر والدین مسلمان ہیں تو اولاد قادیانی، ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد پیلوونیس میں کچھ شعور کی فضا قائم ہوئی کچھ خاندان تو مسلمان ہوگئے اور کچھ نے ان مرتدوں کا بائیکاٹ (جو کہ ہر مسلمان کا فرض ہے) کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔ جو لوگ قادیانیوں کے کفر سے کسی حد تک واقف تھے۔ انہوں نے دعوتی عمل بھی اپنائے رکھا اور چند قادیانیوں کو وہ مسلمان کرنے میں کامیاب بھی ہوگئے۔ اس وقت ان علاقوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن کے قادیانیوں سے گہرے مراسم ہیں، قرابت داریاں ہیں، میل جول ہیں، جگری یاریاں ہیں جو کہ علمائے کرام کے فتوے کے مطابق اسلام میں سخت حرام ہیں اور اگر یہ سب کچھ جائز سمجھ کر کیا جائے تو کفر ہے۔

۱۰، ۱۱، ۱۲ فروری ۲۰۱۲ء راقم الحروف کا اُن علاقوں میں دوسرا دورہ تھا۔ اس سے ایک ماہ قبل ان علاقوں میں تحفظ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت کے عنوان پر اس خاکسار کے کچھ بیانات ہوئے تھے اور دعوت کی غرض سے قادیانی نوجوانوں سے ملاقاتیں بھی ہوئی تھیں، اُن بیانات اور ملاقاتوں کا اِن علاقوں کے مسلمانوں اور قادیانیوں پر اثر یہ ہوا کہ وہ قادیانی کفر کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوگئے، چونکہ میں نے خود قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے اور اپنے بیانات اور ملاقاتوں میں قادیانیوں کی اصل کتب سے ان کے کفریات کو دکھا کر بات کی گئی تھی اس لیے اس کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سے مسلمان قادیانیوں کی حقیقت پہچان لینے کے بعد ان سے لا تعلق ہوگئے اور بہت سے قادیانی جستجو کا چراغ لیے ہوئے تلاشِ حق کی شاہراہ پر گامزن ہوگئے۔

اس بار ۱۰ فروری کو ''پیلوونیس تھل'' کی سب سے بڑی مسجد میں میرا جمعہ کا بیان رکھا گیا۔ خوشاب سے محترم جناب مولانا عبداللہ احمد صاحب، محترم جناب محمد عرفان صاحب اور محترم جناب وسیم تحسن صاحب بھی رفیقِ سفر ہوئے۔ الحمدللہ! اس پروگرام کی انتہائی کامیابی کے بعد ہمارے محسن اور میزبان محترم جناب عبدالرزاق صاحب اور محترم جناب ریاست علی صاحب (نمبردار پیلوونیس تھل) نے ہماری ملاقات کافی مرزائیوں سے کروائی جو پہلے سے ہی مرزائیت کے بارے میں حقائق جاننا چاہتے تھے۔ ان کے ذہنوں میں کچھ شکوک وشبہات تھے جن کا ازالہ کر دیا گیا۔ آخر میں اُنہوں نے مزید کچھ سوچنے کا موقع طلب کیا۔ اس علاقے کے کچھ قادیانی جن میں ان کی مقامی جماعت کا صدر ظہر علی بھی تھا کا کہنا تھا کہ اگر ہماری جماعت کے انتہائی اور قابل اور ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے ٹریننگ یافتہ مربیان ظہور احمد اور سرفراز احمد کو مناظرہ میں آپ چت کرلیں تو ہم مرزائیت پر لعنت بھیج دیں گے۔ اس لیے عشاء کے بعد ان مرزائیوں کی موجودگی میں ان کے مربیوں سے مناظرہ طے پا گیا۔ پیلوونیس تھل کے ایک ڈیرے میں نماز عشاء کے بعد قادیانی اپنے مربیوں سمیت پہنچ گئے اور ہمارے ساتھ محترم جناب عبدالرزاق صاحب، محترم جناب ریاست علی صاحب اور محترم جناب مولانا محمد اسلم صاحب تشریف لے گئے۔

اُن دو قادیانی مربیوں سے گفتگو کے لیے مسلمانوں کی طرف سے اس ناچیز کا انتخاب کیا گیا، مناظرے کا موضوع تھا ''مرزا قادیانی کی قرآن دشمنی'' تقریباً رات ۹ بجے گفتگو شروع ہوئی جو رات اڑھائی بجے تک چلی، یہاں قارئین کی دلچسپی کے لیے گفتگو کے کچھ حصے تحریر کیے جاتے ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کی اصل کتاب ازالہ اوہام حصہ اول، در روحانی خزائن جلد نمبر ۳ ص ۱۷۰ کھول کر سامنے رکھا جس میں اُس نے یہ اعتراف کیا ہے کہ: ''جو قرآن پاک کے کسی ایک بھی حکم کے خلاف اپنی رائے پیش کرے یا اس میں تبدیلی یا ترمیم کرے وہ جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

قادیانی مربی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور مرزے کی اس بات کی تصدیق کی لیکن جب ہم نے قرآن پاک کی مختلف آیات اور مرزے کی کتب سے اُن آیات کے برعکس اُس کے نظریات پیش کیے تو قادیانی مربیوں کے چہرے بدلنے شروع ہوگئے، رنگ زرد پڑ گئے، کپکپی طاری ہوگئی اور انہوں نے اس کی انتہائی واہیات اور فضول تاویلات کرنی شروع کر دیں۔ یہاں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک کا ترجمہ بھی وہی پیش کیا جو مرزے کے بیٹے اور ان کے نام نہاد دوسرے خلیفہ اور مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود کا رقم کردہ ''تفسیر صغیر'' کے نام سے ہے، تاکہ قادیانیوں کو کسی طرف سے بھی بھاگنے کا موقع نہ ملے۔ گفتگو کے چند نکات پیش خدمت ہیں۔

<u>قرآنِ پاک: ترجمہ</u>

''اور جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ) نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے'' (سورۃ البقرہ: آیت: ۱۵۵، تفسیر صغیر، ص: ۳۳)

<u>مرزا قادیانی کی مخالفت:</u>

مرزا قادیانی کے ملفوظات جلد اوّل ص: ۴۰۰ پر لکھا ہے:

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے تم اس کو چھوڑتے ہوئے اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔'' (نعوذ باللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اُن مربیوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا۔ اس عبارت میں ایک تو مرزا قادیانی نے قرآن پاک کی مخالفت کی اور دوسرا اس نے حیدرِ کرّار، شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔

<u>قرآنِ پاک: ترجمہ</u>

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے پر سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۰ پیش کی گئی۔

''یاد رکھو) عیسیٰ کا حال اللہ کے نزدیک یقیناً آدم کے حال کی طرح ہے اسے (یعنی آدم کو) اس نے خشک مٹی سے پیدا کیا پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا۔'' (تفسیر

صغیر،ص:۸۷)

یہاں لوگوں کی حیرانی کا جواب دیا گیا کہ اگر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا حیران کن بات ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کا حال بھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال کی طرح ہے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے، مربیوں سمیت تمام قادیانیوں نے تسلیم کیا کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کا نام یوسف نجار لکھا ہے اور آپ کے دو حقیقی بھائی اور چار حقیقی بہنوں کے نام بھی لکھے ہیں۔(روحانی خزائن، جلد:۱۹،ص:۱۸۔ از مرزا قادیانی)

قرآنِ پاک: ترجمہ

''اور چاند کو بھی جب وہ تیرھویں کا ہو جائے (شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں) تم ضرور درجہ بدرجہ ان حالتوں کو پہنچو گے۔''(سورۃ الانشقاق، آیت:۲۰ تفسیر صغیر،ص:۸۱۴)

اس آیت میں اللہ پاک نے انسان کے چاند پر جانے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔مرزائیوں کے رسالہ ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ایجادات نمبر۔ستمبر ۲۰۰۰ء کے شمارے میں انسان کے چاند پر جانے کی مکمل تفصیل درج ہے۔مرزائی مربیوں نے بھی اس......تسلیم کیا۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''اس جسم خاکی کا کرۂ ماہتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔''(نعوذ باللہ)

(روحانی خزائن، جلد:۳،ص:۱۲۶)

قرآنِ پاک: ترجمہ

(اے عیسیٰ ابن مریم) اور (اس وقت کو بھی یاد کر) جب کہ میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت (کی باتیں) سکھائیں اور تورات اور انجیل (سکھائی) (سورۃ المائدہ، آیت نمبر:۱۱۱، تفسیر صغیر،ص:۱۶۰)

جب مرزائی مربیوں اور دوسرے مرزائیوں کے سامنے قرآن پاک کی یہ آیت رکھی گئی تو انہوں نے کہا کہ بالکل صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ کا استاد اللہ پاک کی ذاتِ بابرکات ہی تھی اور انہی سے آپ علیہ السلام نے حکمت، تورات اور انجیل سیکھی۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام تورات پڑھی تھی۔''(روحانی خزائن،ص:۳۹۴،جلد:۱۴)

ایسی اور بہت سی قرآن پاک کی آیات اور مرزا قادیانی کی ان آیات کی مخالفت پر اس کی اصل کتاب سے عبارات کھول کر مرزائیوں کے سامنے رکھی گئیں تو اُن کی حالت دیدنی تھی۔مرزائی مربیوں نے مرزے کو بچانے کے لیے عجیب وغریب اور بیہودہ قسم کی جو تاویلات کیں انہیں سن کر آخر میں دوسرے تمام قادیانی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ ''ہمارے مربیوں نے آج منہ کی کھائی ہے اور ذلت و رسوائی کا طوق گلے میں پہنا ہے۔''یوں ان علاقوں میں قادیانی قلعے میں دراڑ پڑ گئی۔

الحمدللہ! ۱۱ فروری ۲۰۱۲ء کا سورج بہت سے مرزائیوں کی ہدایت کی خوش خبری لے کر طلوع ہوا جب ''پیلو وینس تھل'' کے قادیانی جماعت کے صدر ظہر علی نے اپنے خاندان سمیت مرزائیت پر لعنت بھیج کر قبولِ اسلام کا اعلان کیا تو اور بہت سے قادیانی بھی راہِ راست پر آ گئے، اور اب تک شاہراہِ جنت کے ان مسافروں کی تعداد ۹ ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد یہ تعداد درجنوں سے تجاوز کر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نو مسلم بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے اور ہمیں انھیں گمراہ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔